ایک سیوک پہ فقط منحصر یہ بات نہیں
کون ایسا ہے کہ جسکو نہ تو نے پیار کیا

سوہن پرکاش سیوک انبالہ شہر

آتما نند نے پھر قوم کو بیدار کیا — چارۂ درد کیا، دور ہی آزار کیا
قومی پرچار ترا ضائع نہ ہوگا سچ ہے — قوم ممنون ہوئی، کام وہ دلدار کیا
بارور ہوگئی کیسی روز یہ انتھک کوشش — آتما نند جی ہموں نے ہے اظہار کیا
گیت تعریف کے اب تیرے سنے جائیں گے — تیری کوشش نے ہے جو قوم کو بیدار کیا
سنگھو رہے نے ہیں چھاتی سے لگا کر رکھا — آتما نند تجھے قوم میں سردار کیا
نیاٹ کاری تیری اور نیک سبھی بدلے — بڑھ کے بھگوان خوش ہوگئے تجھے پیار کیا
تیری ہر بات میں ہے دارو ئے شفا والبتہ — واہ کیا خوب علاج دل بیمار کیا
ڈگمگاتی ہوئی کشتی کو سہارا دیکر — ڈوبتے بیڑے کو کس خوبی سے ہے پار کیا

یاد تا ابد تری دلمیں رہے گی قائم
راز ہے غیب کا یہ تو نے جو اظہار کیا

شادماں میرٹھ

اس زمیں پہ جب کہ آتم جلوہ فرما ہوگیا

اس زمیں پہ جبکہ آتم جلوہ پیرا ہوگیا — جین مت کا پھر جہاں میں بول بالا ہوگیا
ناخدا جب بے خبر تھے اور مخالف تھی ہوا — قوم کی کشتی کا سوامی تو کھویا ہوگیا
دیس جب مایوس تھا اور قوم جب بیجان تھی — ایک تیرا دم ہے سہارا دل کا سب رہا ہوگیا
تم بائیں کی کہکے جب تو نے اٹھایا خاک سے — ہر مریض جاں بلب دم بھر میں اچھا ہوگیا

جہل کی تاریکیوں میں راہ تو ملتی نہ تھی   تیرا نقشِ پا مگر روشن ستارا ہو گیا
علم و عرفاں کی دکھائی تو نے ایسی روشنی   جس سے یہ ظلمت کدہ صد رشکِ طور ہو گیا
کر دیا سامانِ راحت دردمندی نے تری   دردمندوں کا علاج درد پیدا ہو گیا
تیرا پیغامِ وفا انگیز جس نے بھی سنا   جان و دل سے وہ ترا والہ و شیدا ہو گیا
جوش جس نے بھی تصور کر لیا اس کیلئے
خانۂ دل میں اجالا ہی اجالا ہو گیا

جگدیش چندر جوش ہیڈ ماسٹر کوچنگ انسٹیٹیوٹ انبالہ

اس زمیں پہ جبکہ آتم جلوہ فرما ہو گیا   پرتھوی پر سورگ کا سامان مہیا ہو گیا
اس زمیں پہ جبکہ آتم جلوہ فرما ہو گیا   نامور سنسار کے جہاں میں زیر طلب ہو گیا
اس زمیں پہ جبکہ آتم جلوہ فرما ہو گیا   اوج پر پنجاب کا روشن ستارا ہو گیا
چمن کے گلشن میں آتم نخل آرا ہو گیا   پتا پتا ہر شجر کا نغمہ پیرا ہو گیا
دور دہر سے گیسوئے پُرخم کا سودا ہو گیا   عشق آتم میری رگ رگ سے ہویدا ہو گیا
مژدۂ تولید آتم سے یہ تھا گلشن میں شور   حسن کے گلشن کا مالی آج پیدا ہو گیا
غنچۂ لب مہرشی کا جب کھلا جوں گل کلی   رنگ سارے عارضی پھولوں کا پھیکا ہو گیا
آج پھر سے پھر لہرا لوائے افتخار   آج ہفت اقلیم میں آتم کا شہرہ ہو گیا
پرتھوی روشن ہوئی جب ہر میں اترا آفتاب   یہ ظہورِ مہرشی کا اک کرشمہ ہو گیا
آج جین آچاریہ خورشید ہے آنند کا   گیان میں ودیا میں بل میں بول بالا ہو گیا
مندر میں چمکا ہے وجیانند بنکر آفتاب   آج اس پرکاش سے گھر گھر اجالا ہو گیا
جین انبالہ کی ان سرگرمیوں کے فیض سے   کوٹلہ مالیر مشکور تولا ہو گیا
ہے یہی گرد لیو پرتاپی کہ جس کے سامنے   مدعی سرکش کا سر فی الفور نیچا ہو گیا
بزمِ انبالہ کے شعرا میں ہوا ہے فیضیاب

بارور اب گیانؔ کا نخلِ تمنا ہو گیا

جان محمد گیانؔ مالیر کوٹلہ

ظلم کا جب متبدِ طوفان خیز دریا ہو گیا — ناخدا اور جہازِ عافیت لنگر شکستہ ہو گیا
جذبۂ ہمدردی و رحم و کرم مفقود تھا — تیری آمد سے وہ پھر زندہ دوبارہ ہو گیا
ایک جادو کا اثر تھا آپ کے پرچار میں — جس نے اسکو سن لیا وہ دل سے شیدا ہو گیا
خونِ دل سے آبیاری کی تہاں جس کی — اب وہ پودا زینتِ گلزارِ دنیا ہو گیا

ظلم و استبداد کی تاریکیاں جاتی رہیں
اس زمیں پہ جب کہ آ تم جلوہ فرما ہو گیا

ایس - ایم اقبال محمد ادیب انبالہ

خاک کی مٹھی پہ جب تیرا اشارہ ہو گیا — آسماں پہ جا کے ہر ذرہ ستارہ ہو گیا
آتما شدھی کا جب نظارہ ہو گیا — ذرہ سب کا نور اس دل کے سہارا ہو گیا
جین مت گو باغ تھا پر باغ غیر آباد تھا — اس چمن کی زینت تم گل سا بہار ہو گیا
مٹ گیا بختِ سیاہ قوم تیرے نور سے — اس قدر رحمت تیرے دل پر سویدا ہو گیا
کھینچتا تھا جسکو تصویرِ اعمالِ بشر — جنت و دوزخ کا نقشوں میں نظارہ ہو گیا
بر کشفت سے گھرا تھا مطلعِ ہندوستان — روز روشن ہو گیا جب دم اشارہ ہو گیا
منزلِ مقصود کا کوسوں نہ ملتا تھا پتہ — جسکو گھر سمجھے تھے وہ زنداں ہمارا ہو گیا
جن تھے افلاک کے سجدے میں قمے کون و مکاں — اس زمیں پہ جبکہ آ تم جلوہ فرما ہو گیا
مٹ گئیں تاریکیاں کفر و ضلالت ہو چکی — اس زمیں پر جبکہ آ تم جلوہ فرما ہو گیا
گردشِ افلاک سے تھی قوم ساری فرد فرد — ڈوبتی کشتی کا بس تو ہی سہارا ہو گیا

دل کے آئینے میں ہے رہبر مری جلوہ نما
جب ذرا گردن جھکائی تب نظارہ ہو گیا

پنڈت کدار ناتھ صبر ملاکوی

جب جہاں میں شر سے اک حشر برپا ہو گیا
کشت و خوں کا جب کہ قعرِ دیش لپٹا ہو گیا

بستیوں پر ہیم کی جب دخل کینہ ہو گیا
قصرِ دل جب جذبۂ الفت سے سونا ہو گیا

مچ گئی ہلچل جہاں میں جب زمیں جب پھوٹ سے
جب وہ سرم کشتہ تیلیوں کا سا تماشا ہو گیا

چھا گیا ابرِ سیاہ جب مطلعِ انوار پر
ہر طرف شور و فغاں وہ آہ و نالہ ہو گیا

خونِ ناحق سے ہوئی جب سرزمیں رنگین
بیگناہوں پر جب ظلم بیجا ہو گیا

تب ہوا امن و اماں کا دیوتا نازل یہاں
جبکہ ظلمت کا سیاہ بادل وہ شیدا ہو گیا

جب ہوئی منظور وہ شانِ کبریا پھیلا وہ نور
پرتوِ ظلمت میں بھی ہر سو اجالا ہو گیا

بھاگتے تھے لشکرِ ظلم و ستم دنیا سے تب
جبکہ آئے تم اس زمیں پر جلوہ فرما ہو گیا

ہو گئے نادان بھی دانا تمہارے اک اندیش سے
الغرض قطرہ بھی تمہارے دم سے دریا ہو گیا

ابو نجید نادان انبالہ

جب جہالت کی جہالت ہند میں تھی چار سو
اور جب بغض و حسد کا خوب چرچا ہو گیا

ظلم جب زیردستوں پر کیا کرتے تھے سب
بے زبانوں پر ستم ہر اک کا شیوہ ہو گیا

جب کہ سب دینے لگے بیچارہ زور کی بلی
بے زبانوں کا روا جب خوں بہانا ہو گیا

ہو گئی کافور پھر جبر اور ظلمت کی گھٹا
اس زمیں پر جبکہ آ کر تم جلوہ فرما ہو گیا

آ کے پھر تم نے دیا درس کتابِ زندگی
نام پھر رحم و کرم کا یاں پہ زندہ ہو گیا

کر دیئے مخمور تم نے بادۂ عرفاں سے سب
وہ جہالت کے مریضوں کا مسیحا ہو گیا

جبکہ اس ابرِ بہاری نے کیا لطف و کرم
گلشنِ ہندوستاں سارا شگفتہ ہو گیا

رام کشن داس رائپوری

اس زمیں پر جبکہ آ کر تم جلوہ فرما ہو گیا
مٹ گئیں سب ظلمتیں ہر سو اجالا ہو گیا

جینیوں پر بندیاں سخت کی تھیں چھائی ہوئی
دور ہو کر کشٹ راحت کا زمانہ ہو گیا

بھول بیٹھے تھے اہنسا پرمو دھرما کا سبق
ان کی کرپا سے سبق ازبر و پختہ ہو گیا

ودیالیہ اور مندر جا بجا قائم کر گئے
آپ کے اپدیش کا دنیا میں چرچا ہو گیا

جینیوں کے جسم مردہ میں نئی روح پھونک دی
گیان بل سے آپکے وہ بھی زندہ ہو گیا

خواب غفلت میں پڑے بیہوش تھی یہ قوم جین
جاگ اٹھی آپکا جب اشارہ ہو گیا

جو مخالف دھرم پر کرتے تھے جھوٹے اعتراض
ہو گئے سب لاجواب اور جوش ٹھنڈا ہو گیا

فلسفہ جین کی عظمت کا جو قائل نہ تھا
سوامی دیانند جی سو وہ بھی کا شیدا ہو گیا

بس کر اے غازی کہیں گے لوگ سن کر تیرے شعر
اک نیا شاعر زمانے میں پیدا ہو گیا

محمد عمر خان غازی مبانہ

اس زمیں پہ جبکہ آتم جلوہ فرما ہو گیا
دھرم گویا ہند میں پھر آشکارا ہو گیا

علم اور فن کی بہائیں ندیاں پھر ہند میں
قوم جینی کیلئے وہ ماہ و تارا ہو گیا

بحر عصیاں میں پڑے ہم مبتلائے الم تھے
تیری آمد سے منور دل ہمارا ہو گیا

تاک میں بیٹھا تھا جب قوم ہندی کیلئے
دیکھ کر شکل منور پیارا پیارا ہو گیا

درس تجھ ہی نے پڑھایا تو نے اہل دہر کو
ہند میں آتما تیرا قومی سہارا ہو گیا

سنگدل سے سنگدل بھی معتقد ایسا ہوا
سن کے نام آتما آتم پیارا ہو گیا

کیا ثنائی کر سکے ناچیز تیری آتما
خاک ذرے میں اک روشن ستارا ہو گیا

بنارسی داس ناچیز لدھیانہ

ٹھیک اس دم ہے جہاں میں سب اجالا ہو گیا
اس زمیں پہ جب کہ آتم جلوہ فرما ہو گیا

مدتوں سے جس شہ عالم کے تھے ہم منتظر
آج وہی شاہ عالم آشکارا ہو گیا

آج عالم میں منور اک ستارا ہو گیا
نور سے جس کے منور جگت سنسار ہو گیا

جہل و تاریکی کا پردہ ہم پہ چھایا تھا ہوا — نامِ آتم سکھ کا اس سے بھی کنارا ہو گیا
گلشنِ امید کو سینچا ہے آبِ نور سے — تھا جو پہلے خشک گل اب پھر ہرا ہو گیا

جو ہمارا بچھڑا ہوا تھا جین جاتی سے کبھی
آج دیکھو جین جاتی کا وہ پیارا ہو گیا

—بشمبر دت جین ہوتی مردان ضلع پشاور

شری آتما رام جی مصروفِ ضیا پاشی ہے

صلح کیا شے ہے کہ تھا جس کا زمانہ خواہاں — صلح کیا چیز ہے تھے جس کے لئے سب کوشاں
صلح کیا بات ہے تھا تذکرہ جس کا ہر جا — تاکہ جینی دھرم کے جو پیرو ہیں کے اندر تھی ہوا

نام جس چیز کا ہے صلح وہ آخر کیا ہے؟
جھکے ہوتے ہیں لبِ ہند تبسم زا ہے

بیگماں باعثِ صد رونقِ دنیا ہے یہ — شاہدِ امن و اماں کا رخِ زیبا ہے یہ
آرزوؤں کے چمن کا گلِ رعنا ہے یہ — کشتۂ درد کو اعجازِ مسیحا ہے یہ

منہدم اس سے ہوئی کاخِ ستم کی بنیاد
کالعدم اس سے ہوا نام و نشانِ بیداد

اسکے ہونے سے ہوئی ظلمتِ دنیا کافور — جس طرف دیکھا نظر آنے لگا نور ہی نور
کور چشموں نے بھی اب دیکھ لیا جلوۂ طور — جذبۂ شوق میں غل مچ گیا نزدیک و دور

شری آتما رام جی مصروفِ ضیا پاشی ہے
خرد و بود و شنو اب ساعتِ خوشباشی ہے

—شری نواس شرما گوجرانوالہ

آتما نند سے خطاب

اے فخرِ انجمن اے قوم کے روحِ رواں
سبز گلشن چمن کا ہے تیری ہستی کا نشاں

باغِ ہند کے پھولوں میں سب سے تیری مہک ہے
پروا نہ کر کے جلد آ پھر بلبلِ ہندوستاں

نام تیرا تا ابد دنیا میں قائم ہو گیا
زندگانی دے کے دی تو نے حیاتِ جاوداں

خوابِ غفلت سے جگا کر علم سے سب کو دیا
دور سب کے دل سے تو نے کر دیئے وہم و گماں

مخزنِ علم و ہنر اور فیض کا چشمہ ہے تو
اپنی رحمت سے کیا عالم کو تو نے شادماں

راستی اور پریم کی تو بولتی تصویر ہے
کھنچ گیا تیری طرف آیا جو درشن کو دیا

اوصاف یوں تو مردِ لاثانی ہیں تیرے سینکڑوں
کر نہیں سکتی بیاں ان کو زبانِ ناتواں

دیپ چند نور مالیر کوٹلہ

نوائے اتحاد

وقتِ فرصت میں نے پوچھا ایک دن فیروز سے
آج کل کیوں باہمی نفرت کا چرچا ہو گیا

ہندو مسلم کے جھگڑے کس لئے ہیں رات دن
کیوں تعصب کا ہر اک سر میں سودا ہو گیا

اک ذرا سی بات پر آمادۂ پیکار ہیں
کس لئے مسلک یہ شیخ و برہمن کا ہو گیا

منبعِ جذبات میں ہے جوششِ آبِ نفاق
موجزن ہر دل میں کیوں نفرت کا دریا ہو گیا

کیوں خزاں دیدہ ہے اب شاخِ نہالِ اتفاق
دامنِ گل کس لئے اب پارہ پارہ ہو گیا

ہو گئی اک پل میں برہم کیسے بزمِ یکدلی
کیا نوائے زندگی پُرسوز نغمہ ہو گیا

کیا نہیں ہم کو اجداد کی نصیحت یاد تھی
واقعی کیا ہر بشر مذہب کا شیدا ہو گیا

خانۂ دل شمعِ ایماں سے روشن ہیں بہت
جان و دل سے دھرم کیا اب ہم کو پیارا ہو گیا

ایک ہی خالق تھا دونوں کا خدا بھی ایک تھا
دوسرا کوئی خدا کیا اور پیدا ہو گیا

ہو گئے ہیں اب صحیفے مذہبی تبدیل کیا
جنکی رو سے اب تعصب کا اجارا ہو گیا"

جب سُنی فیروز نے یہ داستانِ دردِ غم
آنکھ سے طوفاں تلاطم خیز برپا ہو گیا

قوم کے غم میں تڑپ کر مرغِ بسمل کی طرح
اسطرح سے آہ سوزاں بھر کے گویا ہو گیا

گرمئی ایماں نہیں ہے اب ہمارے جسم میں
دہرم جو اسلاف کا تھا اب روانہ ہو گیا

طاعتِ حق تھی فقط مقصود ہر نوع بشر
لیڈری کا آج کل ہر ایک شیدا ہو گیا

دھرم رکشک تھے فقط کے تعجب کے واسطے
لیڈروں کا جنگ کرنے کا وطیرہ ہو گیا

ہے خدا تو ایک ہی اقوامِ عالم کا مگر
حیف ان مطلب پرستوں کا عقیدہ ہو گیا

آج اس رفتارِ فتنہ خیز سے کل ملک کا
سونے رُخ تھقہری مائل ستارا ہو گیا

کاش نقلی لیڈروں سے پاک ہو ہندوستاں
پھر ہو دیوا ستھان یہ اور پھر ہو یہ دارالاماں"

ایس۔ کے۔ فیروز جر نسٹ

ہدیۂ دل

رجناب الفت صاحب دوآبہ کے مشہور پنجابی شاعر ہیں۔ آپنے کمال مہربانی فرماکر چند اشعار منشی تسری آتمارام جی کی یاد میں کہے ہیں۔ کلام کا نمونہ ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے پیش خدمت ہے۔

تیرے دل کیوں جیواں دے ہوئے ٹھنڈے
بجھّی شمع کیوں اج پروانیاں تُوں

کوئی خبر نہیں دوستو اج کیہڑی
ہتی جڑھی توحید دے خاتیاں توں

کیہڑی یاد اندر روپ ہوئے ہیں
کھُسّی رونق اج کیہنے ویرانیاں توں

مٹنے ہاتھ کیوں آتیا چاریاں تے لایا پھل کسینے جھنک جاتیاں گوں
میں حیران سی تکا، کالی رات اندرے چانن اج کیہدا دور دور ہویا
الفت بھری تد ہوئی کاش وانی، جیہا سندجی دا ہے ظہور ہویا

الفت جالندھری

متفرق

جس جگہ مندر نہ تھا، مندر بنایا آپ نے
راستہ ہمکو صداقت کا دکھایا آپ نے
بھول جائیں کسطرح احسان تیرے گوڈ
گو گوروں کے پھندے سے ہمکو چھڑایا آپ نے

فخر انبالہ

شاستر چرچا کی تھی تم میں لیاقت اتنی
جا کے سائل جو بنا اسنے ہی اقرار کیا

راما میرٹھ

آپ میں اتنی کہاں تاب تو تھی ہم
سچ ہے یہ حق نے تجھے کاشف اسرار کیا
صفحۂ ہستی پہ ہیں حرف غلط کی مانند
جب اجل آگئی تو ہر ایک کو ہموار کیا

جوشی انبالہ شہر

دنیا میں جیسے کسب کمال آتا ہے
دولت سے ہی قدر و منزلت پاتا ہے
زردار کے عیب میں بھی ہے حسن قبول
بے زر کا ہنر بھی عیب ہو جاتا ہے

جوش ملسیانی

تقدیر جب آپ سے منہ دھوتی ہے
آلودہ وہ گرد غم کب ہوتی ہے
زردار کے گھر میں رنج و غم بجتے میں
نادار کی دنیا میں خوشی روتی ہے

جوش ملسیانی

ہر زباں پہ تیرا کلمہ، ہر مکاں میں تو ہی تو
تیرا جلوہ ہر طرف اور تیرا چرچا چار سو
بند جب آنکھیں ہوئیں پھر ہم نے دیکھا ہو بہو
تو نظر آیا کہ جب دنیا سے پردا ہوگیا

فہمی، تبالہ

خاک میں مل جائیگا سارا وقارِ زندگی
حشر تک سوتا رہیگا سوگوارِ زندگی
موت نے اغیار چھوڑے اور نہ یارِ زندگی
باری باری چل دیئے جب وقت پورا ہوگیا

〃

دھوکا ہی دھوکا نظر آیا سرائے زندگی
اک خیالِ خام ہے جو کچھ ہے خوابِ زندگی
بلبلا پانی کا ہے فہمی حبابِ زندگی
گاہ پیدا ہوگیا اور گاہ شکستہ ہوگیا

〃

سر بہ سجدہ نہ ہوں کیوں غیر مذاہب والے
حق و باطل سے جنہیں اس نے خبردار کیا

نامعلوم

جینیوں کو اس نے بخشی زندگی

سامنے باطل کے گردن خم نہ کی
سر پہ جو آئی مصیبت جھیل لی
گمرہوں کو راہِ حق بس دی دکھا
عمر بھر جین دھرم کی تلقین کی

چار عالم میں اہنسا دھرم کی
دھوم اک کوشش سے اسکی مچ گئی
کیوں نہ ہوں ممنون جیانند کے
جینیوں کو اس نے بخشی زندگی

تھی دگرگوں حالت اس جاتی کی
اس نے ہی ہے کایا اسکی پلٹ دی
احساں کے شکریہ کے طور پر
فرض ہے ہم سب منائیں شتابدی

آرتی

(بطرز..... جے جگدیش ہرے ......)

اوم جے سُو۔ ی رایا

پر شتھی پدُھاری آتم سکھ دایا۔ ٹیک

پھر اگر آم نگر زیرہ میں تیرا تج کھلا۔ ریا کے آنگن میں پرگٹی جیندر کلا۔ اوم۔۱

چیتر ماس شدی ایکم شبھ پل ہرشید بائے۔ کشتریہ کل کی تاری ول منگل گائے ۔۲۔ اوم

ہوئے کمار گرہن کی دیکشا نے سنیم دھاری۔ ہی دھار روت پالا سہہ سنکٹ بھاری ۔۳۔ اوم

پورن شاستر پڑھ ستیہ ملا پریتیہ سبھی توڑے۔ لاکھوں بھویہ جیوں کے انتر پٹ کھولے ۔۴۔ اوم

بدھی تج کے کاشی شنترا وا چھتیں گن دھاری۔ نیا بھومنڈی گیانی بھوی جن ہتکاری ۔۵۔ اوم

تم جیوتر دھر دوئیہ سدھا رکے تم ہو اوتاری۔ شنکھ کرانتی کا پھونکا۔ پکر بر بجاری ۔۶۔ اوم

گوروین سیتھ نہ سوچے جگ بیگ بن سکتی ہیں۔ گوروین بھی بنچر گوروین تجتی ہیں ۔۷۔ اوم

کرم تاپ نہیں مٹے گوروین چھوٹے نہیں ملیا مکتب ورکش تم جگ کے کر وکر پا پھیلایا ۔۸۔ اوم

دجیانند بجے دنہ تم کو جیوتی بھر دمن میں

متھیا گیان اندھیرا رہے نہ ہردکش میں

رام کمار راتم

تمام شد

درسِ آتم

اے فدائے ملک و ملت! بلبلِ بستانِ قوم!
رہبرِ راہِ طریقت! مرشدِ مستانِ قوم!
قوم پر افشا کیا تو نے یہ رازِ زندگی
بزدلی ہی موت ہے زندہ دلی ہی زندگی
تو نے بتایا نہاں اہنسا میں صولت ہے کیا؟
اک نہتے کو رہائی کی فقط صورت ہے کیا؟
راہِ آزادی بتایا خضر بن کر قوم کو
زندگی کا فلسفہ مر کر بتایا قوم کو
جس مئے نو سے تو اے پیرِ مغاں مخمور ہے
ہر گلی کوچے میں وہ نسخہ ترا مشہور ہے
ظلم کو سہہ کر مٹائیں ظلم کی ہستی کو ہم
آپ مر کر پھر بسائیں ہند کی بستی کو ہم

—— ہزاری لال جین ——

گلدستہ آتم نیز یودک منڈل کے متعلق تفصیلات کیلئے پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں
سیکریٹری شری آتمانند جین یودک منڈل، انبالہ شہر